روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
جمعہ 26 اگست 2005ء 20 رجب 1426 ہجری 26 ظہور 1384 ہش جلد 14 نمبر 131

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے، لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں۔ بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 440)

کینہ نہ رکھو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض و کینہ نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو اور جس طرح خدا نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم الظن)

مریم شادی فنڈ

حضرت امام جماعت رابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

ڈاکٹرز کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹرز کی درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحبان خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ ارسال کریں۔ درخواست صدر صاحب محلہ امیر جماعت سے تصدیق شدہ ہوں۔

تفصیل آسامیاں

1۔ فزیشن 2۔ چائلڈ سپیشلسٹ
3۔ آئی سپیشلسٹ 4۔ سرجیکل رجسٹرار (دو آسامیاں)
5۔ پیڈز رجسٹرار 6۔ گائنی رجسٹرار

(ایڈمنسٹریٹر)

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام انعامی سکالرشپس 2005

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس 2005ء کا اعلان کیا ہے ان انعامی سکالرشپس کا تعارف قواعد وضوابط اور درخواست کا طریق کار شائع کیا جارہا ہے تاکہ اس کے مطابق طلبہ وطالبات اپنی درخواستیں بھجوا سکیں۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

مکرم میاں محمد صدیق بانی مرحوم کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔انٹرمیڈیٹ

☆پری میڈیکل گروپ
☆پری انجینئرنگ گروپ
☆جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔میٹرک

☆سائنس گروپ
☆جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو جو احمدی طلباء/طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرینگے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب ،سندھ ، بلوچستان ، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

صادقہ فضل انعامی سکالرشپ

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ مرحومہ آف لاہور کی طرف سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم/طالبہ علم کو مبلغ بیس ہزار روپے کا انعام دیا جاتا ہے اس طرح امسال بھی مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ بیس بیس ہزار روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔

خورشید عطاء انعامی سکالرشپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ مکرمہ خورشید عطاء صاحبہ آف کینیڈا کی طرف سے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کیلئے اس انعامی فنڈ سے مبلغ پندرہ پندرہ ہزار روپے کے دو انعام اور جنرل گروپ (بشمول جنرل سائنس گروپ) میں تیسری اور چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔اس طرح اس انعامی فنڈ کی رقم سے پندرہ پندرہ ہزار روپے کے چار انعامات سالانہ دیئے جائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆یہ اعلان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے 2005ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے پہلے کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا واضح ہو کہ 2004ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

☆اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

☆Division Improve یا By Parts کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریق کار

☆سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ/میٹرک کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

☆اس طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر جماعت ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی (اس لئے بہتر ہوگا کہ اپنی درخواست پر اپنا فون نمبر بھی درج کر دیں)

آخری تاریخ

☆درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31دسمبر 2005ء مقرر ہے اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔ (نظارت تعلیم)

اطلاعات واعلانات

نوٹ:اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عمران احمد خان صاحب کارکن دفتر انصاراللہ پاکستان ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم شعیب احمد خان صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 12۔اگست 2005ء کو بیت المبارک میں بعد مغرب مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب مرحوم آف کوئٹہ سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا اور اس کے بعد دعا کروائی۔مکرم شعیب احمد خان صاحب محترم مولوی عبدالغنی صاحب فاضل کے پوتے ہیں اور ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز کے نواسے ہیں۔اسی طرح مکرمہ قرۃ العین صاحبہ حضرت عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ کے خاندان سے ہیں۔دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ خاندان کیلئے بابرکت اور مبارک کرے۔آمین

ولادت

مکرم کاشف بشیر صاحب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عاشفہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4جولائی 2005ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے ولادت بورکینا فاسو میں ہی ہوئی ہے نومولود کا نام فصیح احمد سلام تجویز ہوا ہے نومولود مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب ضلع فیصل آباد کا نواسہ اور مکرم عبدالسلام صاحب جرمنی کا پوتا ہے۔احباب جماعت سے بچے کے نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے

سانحہ ارتحال

مکرم رفیق احمد سنوری صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم شریف احمد سنوری صاحب ابن مکرم عبدالرحیم سنوری صاحب بعمر 87 سال مورخہ 4۔اگست 2005ء کو لاہور میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئے ہیں آپ حضرت عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بڑے پوتے تھے آپ تقریباً 24سال حیدرآباد میں سیکرٹری مال رہے اور اس کے علاوہ بھی جماعتی خدمات انجام دیتے رہے۔6۔اگست 2005ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی نے بعد عصر جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد امیر صاحب مقامی نے ہی دعا کروائی۔احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ زینب بی بی صاحبہ بابت ترکہ محترم حکیم عبدالواحد صاحب)

محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم حکیم عبدالواحد صاحب ساکن دارالصدر جنوبی بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں کھاتہ نمبر 3819/4-73 صدر انجمن احمدیہ میں ان کی رقم مبلغ -/Rs.5659 موجود ہے یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1)محترمہ زینب بی بی صاحبہ(بیوہ)
(2)محترمہ امۃ المنان صاحبہ(دختر)
(3)محترمہ امۃ النور صاحبہ(دختر)
(4)محترمہ امۃ الواسع صاحبہ(دختر)
(5)محترمہ فوزیہ انجم صاحبہ(دختر)
(6)محترم عبدالاحد صاحب(پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء)

اعلان دارالقضاء

(محترم سلطان احمد مہار صاحب بابت ترکہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ)

محترم سلطان احمد مہار صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں قطعہ نمبر 42/19 دارالنصر وسطی ربوہ برقبہ دس مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر کے منتقل کردہ ہے یہ پلاٹ ان کے بیٹے طارق محمود صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1)محترم سلطان احمد مہار صاحب(شوہر)
(2)محترم طارق محمود صاحب(پسر)
(3)محترم زاہد فاروق صاحب(پسر)
(4)محترم ظفر اقبال صاحب(پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

برصغیر کے بیش قیمت علمی ذخائر اور نوادرات کے میوزیم پر مشتمل

انڈیا آفس لائبریری لندن کی مرحلہ وار تاریخ

اس لائبریری کا تخیل پہلے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ملازم رابرٹ اوم کے ذہن میں پیدا ہوا تھا۔ اوم عرصہ دراز تک ہندوستان میں رہ چکا تھا اور اس نے دیکھا تھا کہ مغلیہ حکومت کے زوال کی وجہ سے ہندوستان میں جو طوائف الملوکی برپا تھی، اس نے سب سے زیادہ علم و ادب کو نقصان پہنچایا تھا۔ شاہان وقت کی سرپرستی اٹھ جانے سے فارسی اور عربی کی نئی کتابوں کی اشاعت بے حد محدود ہوگئی تھی۔ ادھر آئے دن کی خانہ جنگی سے امرا و اکابر کے کتب خانے بھی لٹتے جارہے تھے۔ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر کمپنی کے اکثر ملازم بڑی نایاب کتابیں کوڑیوں کے مول خرید کر انگلستان لے آتے تھے۔ لیکن یہاں بھی چونکہ ان کا کوئی قدردان نہیں تھا۔ اس لیے آہستہ آہستہ یہ ادبی نوادر ہندوستان اور انگلستان دونوں جگہ ختم ہوتے جارہے تھے۔

اوم نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائریکٹر کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ کمپنی کے مرکزی دفتر واقع لیڈن ہال سٹریٹ میں دو کمرے اس قسم کی کتابوں کے لیے مخصوص کردیے جائیں تاکہ عربی، فارسی اور سنسکرت کی وہ کتابیں جو کمپنی کے ملازم یہاں لاکر بے احتیاطی سے ضائع کردیتے ہیں۔ ایک جگہ محفوظ ہوسکیں۔ یہ تجویز مئی 1798ء میں پیش ہوئی۔ اس لیے بعض مبصروں کا خیال ہے کہ اس لائبریری کی بنیاد کی بھی گویا یہی تاریخ سمجھنی چاہئے۔

ابھی یہ مسئلہ ڈائریکٹروں کے زیرغور تھا کہ ایک اور شخص چارلس ولکنز نے جس کے کان میں یہ بھنک پڑ گئی تھی کہ اس قسم کی لائبریری قائم ہونے والی ہے۔ اپنی خدمات ڈائریکٹروں کے سامنے پیش کردیں۔ ولکنز کمپنی کے ملازم کی حیثیت سے مدت تک بنگال میں رہ چکا تھا اور بنگلہ فارسی اور سنسکرت تینوں زبانوں میں اچھی خاصی مہارت رکھتا تھا۔ 1785ء میں اس نے گورنر جنرل وارن، ہیسٹنگز کے کہنے پر بھگوت گیتا کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا تھا۔ چارلس ولکنز کی ذہانت اور کوشش سے بنگلہ، ناگری اور فارسی حروف کے ٹائپ بھی تیار ہوگئے تھے۔ چنانچہ اٹھارہویں صدی کے ربع آخر میں بنگال میں ان تینوں زبانوں کی کتابیں ٹائپ میں چھپنا شروع ہوگئی تھیں۔ ولکنز نے اوم کی ابتدائی تجویز پر بہت کچھ اضافہ کرکے لائبریری کا گویا بالکل نیا خاکہ ڈائریکٹروں کے پاس بھیجا تھا۔ اس خاکے میں مجوزہ کتب خانے کے علاوہ ایک میوزیم کا نقشہ بھی درج تھا، جس کے تین حصے تجویز کیے گئے تھے۔ پہلے حصے میں ہندوستان کے تمام حیوانات نباتات اور معدنیات کے نمونے رکھے جائیں گے۔ دوسرے حصے میں ہر قسم کی مصنوعات ہوں گی اور تیسرے حصے میں عہد عتیق کے تاریخی نوادر جمع کیے جائیں گے۔

آخرکار 1801ء میں واران، ہیسٹنگز کی سفارش پر کمپنی کے ڈائریکٹروں نے چارلس ولکنز کو دوسو پونڈ سالانہ تنخواہ دے کر لائبریرین مقرر کردیا۔ لائبریری کا نام اورنٹل ریپازیٹری تجویز کیا گیا اور اس کی روز بروز کارروائی کی مکمل روداد ڈے بک کے نام سے اس وقت بھی محفوظ ہے۔ جس کے مطالعہ سے اس لائبریری کے تدریجی ارتقاء کی پوری تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

کتابوں میں آہستہ آہستہ اضافہ ہونے لگا لیکن سب سے بڑی دقت یہ تھی کہ خود ہندوستان میں کمپنی کے حکام نے اسی قسم کے دو ادارے قائم کر رکھے تھے جو اورنٹل ریپازیٹری کے سب سے بڑے حریف تھے۔ ایک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال اور دوسرا فورٹ ولیم کالج کلکتہ، ہندوستان کے مختلف حصوں سے جتنی اچھی کتابیں ہاتھ لگتی تھیں وہ لندن پہنچنے کی بجائے ان دونوں اداروں کے قبضے میں چلی جاتی تھیں۔ کمپنی کے ڈائریکٹروں نے اس نقصان کو محسوس کرکے 5 جون 1805ء کو گورنر جنرل کے نام ایک سخت ڈانٹ سے بھرا ہوا خط لکھا کہ آئندہ تمام اچھی کتابیں، مسودے، پرانے سکے اور فنون لطیفہ کے نمونے، کلکتہ میں رکھ لیے جانے کی بجائے لندن بھیجے جائیں۔ اسی خط میں گورنر جنرل سے باز پرس کی گئی تھی کہ سرنگا پٹم کی فتح کے بعد ٹیپو سلطان کا جو کتب خانہ ہاتھ آیا تھا وہ اب تک لندن کیوں نہیں بھیجا گیا۔

لائبریری کی ڈے بک کا مطالعہ کیا جائے تو اس قسم کے اکثر اندراجات نظر آتے ہیں کہ آج فلاں شخص نے ہاتھی کا ایک سرپیش کیا۔ آج فلاں شخص نے ہندوستان کے چند قدیم سکے پیش کیے۔ آج فلاں شخص نے کسی ہندو دیوتا کا ایک سنگین مجسمہ پیش کیا۔ چونکہ کتب خانے اور میوزیم کی عمارت ایک تھی اس لیے جو کچھ دستیاب ہوتا اسی عمارت میں محفوظ کرلیا جاتا تھا۔ تاہم لائبریری کے قیام کے بعد پہلے ہی سال میں جو قابل ذکر ذخیرہ کتب ہاتھ آیا وہ رابرٹ اوم کا ترکہ تھا۔ جو مرتے وقت اس نے اس لائبریری کو وصیت کیا تھا۔

1802ء میں چارلس ولکنز کو اس سکول کا وزیٹر اور ممتحن بھی مقرر کردیا گیا جو ایسٹ انڈیا کمپنی نے لندن سے پچاس ساٹھ میل کے فاصلے پر ہرٹ فورڈ میں قائم کر رکھا تھا۔ اس سکول میں کمپنی کے ان آدمیوں کو جو ہندوستان میں ملازمت کرنے کے خواہاں تھے، اردو اور فارسی کی درسی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ سکول جس نے انگلستان میں اردو کی اچھی خاصی خدمت کی تھی، 1857ء تک قائم رہا۔ اس کی داستان بھی بڑی دلچسپ ہے۔

لائبریری کے بارے میں کمپنی کا رویہ کچھ اس قسم کا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو کتابیں مفت مہیا کی جائیں۔ قیمت ادا نہ کرنی پڑے۔ چنانچہ لوگ جو کچھ ادا کرتے تھے محض اپنی خوشی سے دیتے تھے۔ 1807ء میں اس قاعدے میں تبدیلی کی گئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ اگر اچھی کتابوں کی قیمت بھی ادا کرنی پڑے تو بخل نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس نئے قاعدے کے تحت جو قابل ذکر ذخائر حاصل کیے گئے۔ ان میں رچرڈ جانسن کا کتب خانہ تھا جس کا معاوضہ ہزار گنی دیا گیا۔ 1809ء میں آٹھ سو پونڈ میں، وارن ہیسٹنگز سے اور 1824ء میں پانچ سو پونڈ کے بدلے میں لیڈن کی کتابیں خریدی گئیں۔

رچرڈ جانسن تقریباً تین سال کمپنی کی ملازمت میں کام کرچکا تھا۔ 1770ء میں وہ کلرک بھرتی ہوکر کلکتہ گیا تھا۔ پھر ترقی کرتے کرتے نظام حیدرآباد کے دربار میں ریذیڈنٹ کے عہدے تک پہنچ گیا تھا۔ جب واپس انگلستان آیا تو اس کے پاس فارسی اور عربی کی گیارہ سو کے قریب نہایت بیش قیمت کتابیں تھیں اور تیرہ سو کے لگ بھگ مصوری ونقاشی کے گرانقدر نمونے بھی تھے۔ وطن پہنچ کر جانسن کی صحت یکایک خراب ہوگئی اور بعض خانگی مصائب نے اس کی مالی حالت کو بھی سخت مخدوش کردیا۔ مجبوری کے عالم میں اس نے کتابوں اور تصویروں کا یہ سارا ذخیرہ لائبریری کے پاس فروخت کردیا۔ نقادوں کی رائے ہے کہ یہ ذخیرہ تین ہزار گنی سے زیادہ ملکیت کا تھا۔ وارن ہیسٹنگز نے جو کتابیں فروخت کیں۔ ان کا بیشتر حصہ فارسی شعراء کے دواوین پر مشتمل تھا۔ جن کی جلدیں بڑی مطلا و مذہب تھیں۔ جان لیدن پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھا۔ لیکن زباندانی کے اعتبار سے ایک حیرت انگیز شخص تھا۔ 1803ء میں جب اس کی عمر 28 سال تھی، اس کا تقرر مدراس میں ہوا۔ ہندوستان جانے سے پہلے اس نے یورپ کی تمام زبانوں میں مہارت پیدا کرنے کے علاوہ عربی اور فارسی بھی سیکھ لی تھیں۔ جنوبی ہند کے قیام نے اس کو تلگو اور ملیالم سے بھی آشنا کردیا۔ 1806ء میں اسے فورٹ ولیم کالج میں ہندوستانی یعنی اردو پڑھانے پر مامور کیا گیا۔ وہیں اس نے سنسکرت اور فارسی کے بہت سے انگریزی تراجم کیے۔ کلکتہ سے وہ جاوا اور سماٹرا کے دورے پر چلا گیا جہاں اس نے جاوی زبان بھی سیکھ لی۔ جسے وہ بڑی روانی سے بولنے اور لکھنے لگا تھا۔ جان لیڈن کی زندگی اگر وفا کرتی تو کمالات زباندانی کی بناپر وہ اس دور کے مستشرقین میں غالباً سب سے نمایاں مقام حاصل کرلیتا لیکن افسوس کہ عین عالم شباب میں جبکہ اس کی عمر صرف چھتیس سال تھی، یکایک اس کا انتقال ہوگیا۔ انڈیا آفس لائبریری نے پانچ سو پونڈ ادا کرکے اس کی کتابیں خرید لیں۔

1876ء میں لائبریری نے سر ولیم جونز کی عربی، فارسی اور سنسکرت کی کتابوں کا ذخیرہ رائل سوسائٹی سے حاصل کیا۔ ولیم جونز کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ چالیس مختلف زبانیں جانتا تھا جن پر تیرہ زبانوں پر تو اسے بہت عبور تھا اور ستائیس زبانوں میں وہ نوشت وخواند کا کام کرسکتا تھا۔ پینتیس سال کی عمر میں اس نے سبعہ معلقہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔

جونز 1783ء سے 1794ء تک کلکتہ ہائی کورٹ کا جج رہا۔ یہیں اس نے بنگال ایشیاٹک سوسائٹی قائم کی۔ سنسکرت میں جونز کو ایسا کمال تھا کہ اس دور کے بڑے بڑے پنڈت اس سے استفادہ کرنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے۔ کالیداس کے بیشتر ڈراموں اور وید مقدس کے بعض حصوں کو جونز نے انگریزی میں منتقل کیا تھا۔ مسلمانوں کے قانون وراثت اور ہندوؤں کے دھرم شاستر پر سب سے پہلے ولیم جونز نے دو بڑی بیش قیمت کتابیں تصنیف کی تھیں۔ 1794ء میں اس کا سینتالیس سال کی عمر میں کلکتہ ہی میں انتقال ہوا۔

لائبریرین چارلس ولکنز کے اختیارات کا حلقہ اب خاصا وسیع ہوگیا تھا۔ ہرٹ فورڈ کالج کا ویزیٹر اور ممتحن ہونے کے علاوہ کمپنی کے ہندوستانی رجسٹرار کا دفتر بھی اس کے تحت کردیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کمپنی کے وقائع نگار کا عہدہ بھی اس کے سپرد ہوگیا تھا۔ لائبریری کے سٹاف میں بھی تین نئی اسامیاں پیدا کی گئی تھیں اور پورے سٹاف کا نگران ولکنز ہی تھا۔ چنانچہ اس کی سالانہ تنخواہ بڑھتے بڑھتے اب سات سو پونڈ تک پہنچ گئی تھی۔

1809ء میں مہاراجہ بڑودہ نے فارسی اور سنسکرت کی کتابوں کی خاصی تعداد لائبریری کو نذر کی۔ 1819ء میں ہنری کول بروک نے سنسکرت کی دو ہزار کتابوں کا گراں بہا ہدیہ لائبریری کو پیش کیا۔ جہاں تک لائبریری کے حصہ سنسکرت کا تعلق ہے کول بروک کے اس عطیہ کو گویا لائبریری کا پشتیبان تصور کرنا چاہئے۔

ہنری کول بروک کا باپ سر جارج کول بروک، ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائریکٹروں کے بورڈ کا صدر تھا۔ ہنری 1782ء میں کمپنی کی ملازمت اختیار کرکے ہندوستان چلا گیا۔ اکاؤنٹنٹ اور اسسٹنٹ کلکٹر کے ابتدائی عہدوں سے ترقی کرتے کرتے وہ جج اور سفیر کے منصب پر پہنچ گیا اور آخرکار 1800ء میں اسے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن مقرر کیا گیا۔ جس سے بڑا سرکاری اعزاز اس زمانے میں کوئی نہیں تھا۔ اسی دوران لارڈ ویزلی کی درخواست پر ہنری کول بروک نے کچھ مدت فورٹ ولیم کالج میں درس وتدریس کا کام بھی کیا۔

ہندوستان پہنچ کر کول بروک نے سنسکرت کی

تحصیل میں بڑی محنت کی تھی۔ چنانچہ 1849ء تک اسے سنسکرت میں فضیلت کا مرتبہ حاصل ہو گیا تھا۔ گورنر جنرل کے حکم سے ایک برہمن پنڈت جگن ناتھ نے مسلسل پندرہ سال کی محنت سے ہندو دھرم شاستر کو جدید طرز پر مرتب کیا تھا۔ اب اس عظیم الشان کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا کام کول بروک کے سپرد ہوا۔ جسے اس نے بڑی خوش اسلوبی اور محنت شاقہ سے انجام دیا۔

کول بروک کو ویدوں پر فاضلانہ عبور تھا اور ان صحائف کے ایک ایک لفظ کا اس نے بغور مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ سنسکرت کے نقادوں اور ہندو دھرم کے عالموں کی رائے ہے کہ کول بروک نے ویدوں پر جو تنقید لکھی تھی وہ ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔

سنسکرت کے علاوہ کول بروک کو ریاضی، علم ہیئت، علم النباتات، علم الحیوانات اور معدنیات میں بھی فضیلت کا مرتبہ حاصل تھا۔ ہندوستان میں بتیس سال ملازمت کرنے کے بعد وہ 1815ء میں واپس انگلستان آ گیا۔ اور یہاں پہنچ کر اس نے سنسکرت کی تمام کتابیں جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ انڈیا آفس لائبریری کو مفت نذر کر دیں۔ لائبریری کے کارپردازوں نے اظہار تشکر کے طور پر کول بروک کا ایک مرمریں مجسمہ لائبریری کے برآمدے میں رکھ دیا۔ جو آج تک وہاں موجود ہے۔

1870ء میں آرتھر برنل نے سنسکرت کی ساڑھے تین سو کتابیں لائبریری کو مفت نذر کیں اور برنل کے انتقال پر اس کی بقیہ ساڑھے تین سو کتابیں لائبریری نے قیمت ادا کر کے خرید لیں۔ آرتھر برنل 1860ء میں جبکہ اس کی عمر بمشکل بیس سال تھی، انڈین سول سروس میں بھرتی ہو کر ہندوستان چلا گیا تھا۔ اس کی ملازمت کا پورا دور جنوبی ہند میں بسر ہوا۔ جہاں سنسکرت کے علاوہ برنل کو عربی، فارسی، تامل، اردو اور جاوی پر بھی پورا عبور حاصل تھا۔ لیکن اس کی علمی کاوشوں کا بیشتر حصہ سنسکرت پر ہوا۔ 1878ء میں اس نے حکومت مدراس کی درخواست پر مہاراجہ تنجور کے کتب خانے کے تمام مخطوطات کو ترتیب وار مرتب کر کے ان کی ایک نہایت جامع فہرست تیار کی تھی۔ تنہا یہی کارنامہ برنل کے نام کو حیات جاوداں بخشنے کے لیے کافی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے منو کے دھرم شاستر اور ہندوؤں کے قانون وراثت پر بھی کتابیں لکھیں۔ 1882ء میں بیالیس سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا۔

1890ء میں ایک جرمن فاضل بوہلر نے سنسکرت کی 321 کتابیں لائبریری کی نذر کیں۔ بوہلر سنسکرت کا بہت بڑا عالم تھا۔ جسے اس نے پیرس، لندن اور آکسفورڈ میں مسلسل کئی سال مقیم رہ کر سیکھا تھا۔ ابتداء میں اس کا تقرر بمبئی کے الفنسٹن کالج میں سنسکرت پڑھانے پر ہوا تھا۔ لیکن بعد کو اس کی خدمت حکومت ہند نے حاصل کر لی تھیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بوہلر کی کوشش سے سنسکرت کے پانچ ہزار مسودے حکومت ہند کو میسر آئے۔ ہندوستان میں اپنی ملازمت کی معینہ میعاد ختم کر کے بوہلر کو ویانا یونیورسٹی میں ہندوستانی زبانیں پڑھانے کا کام مل گیا تھا۔ وہیں 1899ء میں اس کا انتقال ہوا۔

مخطوطات و مسودات کا ایک اور نادر مجموعہ سر آرل سٹین کے توسل سے لائبریری کو حاصل ہوا تھا۔ سر آرل سٹین وطنیت کے اعتبار سے ہنگری کے باشندے تھے۔ لیکن بعد کو انہوں نے برطانوی قومیت اختیار کر لی تھی۔ ان کا تقرر پہلے پہل لاہور میں اورئنٹل کالج کے پرنسپل کے عہدے پر ہوا تھا۔ جہاں وہ 1888ء سے 1899ء تک پرنسپلی کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ لاہور ہی میں ان کے تعلقات سر ٹامس آرنلڈ، پروفیسر پی ایس ایلن، سر ایڈورڈ ڈگلس مکلگن اور ہنری اینڈ ریوز سے استوار ہوئے جنہوں نے آگے چل کر مدت العمر کی دوستی کی صورت اختیار کر لی تھی۔ پی ایس ایلن گورنمنٹ کالج میں پڑھاتے تھے۔ ہنری اینڈ ریوز آرٹ سکول کے پرنسپل تھے اور ڈگلس مکلگن سول سروس کے اہلکار تھے۔

آرل سٹین طبعاً ایک صحرانورد اور جہاں گرد قسم کے انسان تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی صحرانوردی کے لیے وسط ایشیا کو منتخب کیا جہاں انہوں نے ایک بار نہیں بلکہ تین بار ہزاروں میل کا سفر پیدل کیا تھا۔ انہی صحرانوردیوں کے دوران انہوں نے قدیم تبتی اور چینی زبانوں کے بیشمار مسودے حاصل کیے۔ جو لکڑی کے تختوں اور پتھر کی سلوں کے علاوہ درختوں کی چھال اور پتوں پر مرقوم تھے۔ سر آرل سٹین نے یہ تمام مسودے انڈیا آفس لائبریری کو مفت پیش کر دیے تھے۔

برائن ہاجسن نے دو ہزار کے لگ بھگ قلمی مسودے انڈیا آفس لائبریری کو نذر کیے۔ ان میں چار سو کے قریب مسودے سنسکرت کے تھے اور باقی نیپالی زبان کے۔ ہاجسن اٹھارہ سال کی عمر میں بھرتی ہو کر کلکتہ چلا گیا تھا۔ جہاں اس نے فورٹ ولیم کالج میں داخل ہو کر فارسی کی تحصیل کی۔ پھر اس کا تقرر اسسٹنٹ کمشنر کی حیثیت سے کمایوں کے علاقے میں ہوا۔ وہیں سے اس کا تبادلہ نیپال ہو گیا۔ نیپال پر انگریزوں کا قبضہ بالکل تازہ تھا۔ اور ہنوز ان کے پاؤں اچھی طرح جمے نہیں تھے۔ ہاجسن نے بہت جلد گورکھوں کی عسکری صلاحیت کو محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ اسی کی سفارش پر ہندوستانی فوج میں گورکھوں کی بھرتی شروع کی گئی تھی۔ ہاجسن، لارڈ مکالے کی اس تجویز کا سخت مخالف تھا کہ ہندوستان میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ اس نے ہندوستان کی مقامی زبانوں کی حمایت میں بار بار آواز بلند کی۔ لیکن لارڈ مکالے کی زبردست شخصیت کے سامنے اس کی پیش نہ جا سکی۔

1820ء سے 1843ء تک مسلسل تئیس سال ہاجسن نیپال میں رہا اور آخر مستعفی ہو کر واپس انگلستان آ گیا۔ لیکن سال بھر بعد وہ پھر ہندوستان چلا گیا اور اب کے اس نے نجی طور پر ایک عام باشندے کی حیثیت سے دار جیلنگ میں قیام کیا۔ جہاں آئندہ تیرہ سال تک وہ تحقیق و تفتیش کے کام میں مصروف رہا۔

نیپال کی سیاسی، ادبی، معاشرتی اور زرعی و اقتصادی زندگی کے جملہ پہلوؤں پر جتنی کتابیں ہاجسن نے جمع کیں اور کوئی شخص نہیں کر سکا۔ یہ سارا ذخیرہ اس نے انڈیا آفس لائبریری کو مفت پیش کر دیا۔ مئی 1894ء میں ہاجسن کا لندن ہی میں انتقال ہوا۔ سر ڈینی سن راس نے بھی تبت پر بہت سی قلمی کتابیں جمع کی تھیں۔ جو 1907ء میں لائبریری نے حاصل کر لی تھیں۔

کالن میکنزی کا ذخیرہ کتب بھی انڈیا آفس لائبریری نے خرید لیا تھا۔ میکنزی کا انتقال 1821ء میں کلکتہ میں ہوا تھا۔ تیس سال کے قریب ہندوستان میں بسر کیے تھے۔ پانڈی چری کے محاصرے اور سرنگا پٹم کی فتح کے وقت وہ برطانوی فوج میں شامل تھا۔ جاوا اور لنکا کو جو برطانوی مہمیں بھیجی گئی تھیں۔ ان میں بھی میکنزی کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ اس نے سرکاری طور پر جنوبی ہندوستان کے تمام علاقوں کا سروے کیا تھا اور اسی سلسلہ میں اسے جنوبی ہند کے ایک ایک گوشے سے واقفیت ہو گئی تھی۔ موت سے پہلے میکنزی کو پورے ہندوستان کا سرویئر جنرل بنا دیا گیا تھا۔ عربی، فارسی اور سنسکرت کی تمام کتابیں، جن کی تعداد دو ہزار سے کم نہ تھی۔ میکنزی کی وفات کے بعد، اس کی بیوہ نے لارڈ ہیسٹنگز کے پاس فروخت کر دی تھی۔ اور وہاں سے یہ ذخیرہ انڈیا آفس لائبریری میں پہنچا۔ کتابوں کے علاوہ پرانے سکے، سنگ تراشی کے مجسمے اور نقاشی کے نمونے بھی میکنزی کے پاس جمع تھے۔ وہ بھی لندن آ گئے۔

سر فلپ فرانسس کا ذخیرہ کتب بھی لائبریری نے خریدا۔ اس ذخیرے میں سب سے بیش قیمت چیز سر فلپ کی دستاویزیں، رپورٹیں، شہادتیں، بیانات اور مطبوعہ مضامین ہیں جو پچاس جلدوں میں بند ہیں۔ سر فلپ فرانسس اور ہندوستان کے گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز کی باہمی نزاع پر، ان جلدوں کے مطالعہ سے نئی روشنی پڑتی ہے۔

1825ء میں انڈیا آفس لائبریری نے فرانسس بکینن کی کتابوں کا مجموعہ بھی خرید لیا۔ بکینن، 1873ء سے 1815ء تک ہندوستان میں مقیم رہا تھا۔ ابتداء میں وہ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں شامل ہوا تھا۔ بعد کو اسے میسور اور مالا بار کی تاریخی، تمدنی اور زرعی تحقیقات کرنے پر مامور کیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ اس نے نیپال میں بھی بسر کیا تھا۔ پھر اسے حلقہ، بنگال کی نباتات پر تحقیق کرنے کا کام دے دیا گیا تھا اور ملازمت کے آخری دو برسوں میں وہ کلکتہ کے بوٹانیکل گارڈن کا مہتمم مقرر ہو گیا تھا۔

1799ء میں جب سرنگا پٹم پر انگریزوں کا قبضہ ہوا تو ٹیپو سلطان کا کتب خانہ بھی انگریزی فوج کے ہاتھ آیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کتب خانے میں عربی، فارسی، ترکی، دکنی وغیرہ مختلف زبانوں کے دو ہزار نسخے تھے۔ اٹلی کے مشہور سیاح سیبیٹین منرکی نے شاہجہاں کے عہد میں ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ اس کے سفرنامے کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ان چوبیس ہزار کتابوں کی جلدوں پر اس کثرت سے سونا چاندی منڈھا ہوا ہے کہ محض جلدوں کی مجموعی قیمت کا اندازہ کیا جائے تو یہ رقم چونسٹھ لاکھ، تریسٹھ ہزار، سات سو اکتیس روپے تک پہنچ جاتی ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور 10 جولائی 2004ء)

بہادر شاہ ظفر کے وقت اس حیرت انگیز کتب خانے کا بمشکل ایک چوتھائی حصہ باقی رہ گیا تھا۔ اور اس چوتھائی حصے میں بھی شاہجہان کے عہد کی کتابوں کا عنصر 1/5 سے زیادہ نہ تھا۔ سونے چاندی کی جلدیں، تخت طاؤس اور خزانہ شاہی کی طرح ایرانیوں، ابدالیوں، رہیلوں اور مرہٹوں کی ترک تازیوں کا شکار ہو چکی تھیں۔ تاہم 1857ء میں لال قلعہ کا جو بچا کھچا کتب خانہ انگریزوں کے ہاتھ میں آیا۔ اس میں صرف تین ہزار چھ سو نسخے موجود تھے۔ جن میں عربی کی 1950، فارسی کی 1550 اور اردو کی صرف ایک سو کتابیں تھیں۔ یہ مجموعہ 1865ء میں انڈیا آفس لائبریری میں شامل کیا گیا۔ اسی طرح جب برما پر انگریزوں کا قبضہ ہوا تو برمی بادشاہ کا کتب خانہ بھی پہلے کلکتہ منتقل کر دیا گیا۔ دو سال وہاں پڑا رہا۔ پھر اسے انڈیا آفس لائبریری میں شامل کر دیا گیا۔

اوپر صرف چند ذخائر کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً انڈیا آفس لائبریری کی نذر ہوتے رہے۔ بعض مفت حاصل ہوئے اور بعض کی قیمت ادا کی گئی۔ اگر اسی طرح تمام ذخیروں کی تفصیل بیان کی جائے تو یہ داستان بہت طویل ہو جائے گی۔ انفرادی طور پر انگریز حکام نے لائبریری کو جو کچھ عطا کیا تھا۔ اس کی تفصیل کے لیے بھی دفتر درکار ہے۔ انڈین سول سروس اور فوج کے انگریز افسر پنشن لینے کے بعد جب واپس انگلستان آتے تو اپنے مسودے، یادداشتیں، خطوط اور قلم بند کیے ہوئے سیاسی و غیر سیاسی تاثرات بھی لائبریری کو نذر کر دیتے تھے۔ ان چیزوں کے مطالعہ سے ہماری معلومات میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے جتنا مطبوعہ تصانیف دیکھنے سے۔

اسی سلسلہ میں لائبریری کو جو کچھ ملا ہے، اس میں اٹھارہویں صدی کے مسودات کا ایک مجموعہ ہے جسے لارڈ اوتھو ویٹ نے لائبریری کے حوالے کیا ہے۔ اس مجموعہ میں کلائیو کے بہت سے خطوط بھی موجود ہیں۔ لارڈ ناتھ بروک نے اپنے جد اعلیٰ کے تمام کاغذات لائبریری میں جمع کر دیے ہیں۔ لارڈ ناتھ بروک اول 1872ء سے 1876ء تک ہندوستان کے وائسرائے تھے۔ لارڈ ہیلی 1898ء 1933ء تک انڈین سول سروس میں منسلک رہے اور اس اثناء میں دو چار سال تک پنجاب کے گورنر بھی تھے۔ انہوں نے بھی اپنے تمام کاغذات لائبریری کے حوالے کر دیے ہیں۔

مئی 1836ء میں چارلس ولکنز کا انتقال ہو گیا اور لائبریرین کا عہدہ خالی ہوا۔ چارلس ولکنز نے

نہایت جانفشانی سے پینتیس سال تک لائبریری کی خدمت کی تھی۔ وہ خود بھی عربی، فارسی اور سنسکرت کا ایک منجھا ہوا عالم تھا۔ مرنے سے تین سال پہلے اسے نائٹ ہڈ کا اعزاز عطا ہوا تھا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے اسے اعزازی ڈاکٹریٹ بھی عطا کی تھی۔ 1878ء میں اسے رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا گیا تھا۔ فرانس نے بھی اسے اپنی انسٹی ٹیوٹ کا ممبر مقرر کیا تھا۔ ولکنز کی بیوہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد عربی، فارسی اور سنسکرت کی تمام کتابیں انڈیا آفس لائبریری کو نذر کردیں۔

سرچارلس ولکنز کے بعد پروفیسر ہاریس ولسن کو لائبریرین مقرر کیا گیا۔ ولسن پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر تھا اور ایک ڈاکٹر ہی کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم ہوکر ہندوستان گیا تھا۔ وہیں اس نے اردو، فارسی اور سنسکرت میں مہارت پیدا کی تھی۔ کالیداس کے دو ڈراموں کو از سر نو ایڈٹ کرکے اس نے شائع کیا اور 1819ء میں اس نے انگریزی اور سنسکرت کی لغت مرتب کی، جسے اس کی زندگی کا ایک عظیم الشان کارنامہ سمجھنا چاہئے اور جب تک کہ 1875ء میں جرمنی سے لغت شائع نہیں ہوئی تھی۔ پروفیسر ولسن کی یہ لغت اپنی نوعیت کی بہترین تالیف تسلیم کی جاتی تھی۔ انڈیا آفس لائبریرین کے تقرر سے پہلے لاریس ولسن آکسفورڈ میں سنسکرت کا پروفیسر تھا۔

ولسن کے زمانے میں لائبریری کی کتابوں میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ ایک ضروری تبدیلی یہ بھی ہوئی کہ میوزیم جو ابتدائے کار میں لائبریری کا ایک حصہ تھا۔ اب پھیلتے پھیلتے اور بڑھتے بڑھتے اتنا وسیع ہوگیا تھا کہ اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے ایک الگ آدمی رکھنا پڑا۔

1857ء میں جب ہندوستان میں غدر برپا ہوا تو لائبریری کا انچارج ہاریس ولسن ہی تھا۔ عذر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کا دور دورہ ختم ہوا تو ہندوستان کی حکومت تھی۔ براہ راست پارلیمنٹ کے قبضے میں چلی گئی۔ اب لائبریری کو لینڈن ہال سٹریٹ کی عمارت سے ہٹاکر کینن رو کے ایک مکان میں منتقل کردیا گیا اور میوزیم کو لائبریری سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ کردیا گیا۔

یہ لائبریری جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا جاچکا ہے اورنٹل ریپازیٹری کہلاتی تھی۔ لیکن جب غدر کے بعد ہندوستان کے نظم ونسق کی نگرانی کے لیے لندن میں ایک الگ سرکاری دفتر انڈیا آفس کے نام سے کھولا گیا تو لائبریری بھی اس دفتر کا ایک جزو قرار پائی اور آئندہ اس کا نام انڈیا آفس لائبریری تجویز کیا گیا۔ انڈیا آفس کے دیگر شعبوں کی طرح یہ لائبریری بھی وزیر ہند کے تحت تھی۔

1860ء میں پروفیسر ہاریس ولسن کا انتقال ہوا تو ڈاکٹر جیمز بیلنٹائن کو لائبریرین مقرر کردیا گیا جو اس سے قبل پندرہ سال تک گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل رہ چکے تھے اور ان کا نام ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ گیا تھا۔ موصوف نے بنارس کالج کی ترقی وتنظیم کے لیے جتنی کوششیں کیں، ان کے نتائج ہندو یونیورسٹیوں کی صورت میں نظر آرہے ہیں۔

ڈاکٹر بیلنٹائن کی صحت خراب تھی۔ اس لیے صرف چار سال انڈیا آفس لائبریری میں کام کرسکے۔ فروری 1864ء میں ان کا انتقال ہوگیا تو نئے آدمی کی تلاش شروع ہوئی۔ بالآخر پروفیسر فٹز ڈورڈ ہال کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) کے تعلیم یافتہ اور اردو فارسی اور سنسکرت سے بخوبی آشنا تھے۔ 1829ء تک انہوں نے لائبریرین کے عہدے پر کام کیا اور پھر بعض ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے استعفٰی دے دیا۔

ڈاکٹر ہال بنارس کالج میں سنسکرت کے پروفیسر بھی رہ چکے تھے۔ اس کے علاوہ لندن کے کنگز کالج میں بھی اردو اور سنسکرت پڑھاتے رہے تھے۔ سول سروس کے امتحان میں وہ ہندی، اردو اور سنسکرت کے ممتحن بھی تھے۔ ڈاکٹر ہال کے بعد ڈاکٹر رائن ہولڈ روسٹ لائبریرین مقرر ہوئے۔ قومیت کے اعتبار سے ڈاکٹر روسٹ جرمن تھے اور ان کی تعلیم وتربیت بھی تمام تر جرمنی میں ہوئی تھی۔ شروع میں وہ بھی جرمن زبان کے معلم کی حیثیت سے انگلستان آئے تھے اور کنٹربری میں ان کا تقرر رہا تھا۔ ڈاکٹر روسٹ کے متعلق مشہور ہے کہ کم وبیش تیس زبانوں سے واقف تھے۔ جن میں عربی، فارسی، سنسکرت، اردو، ہندی، تامل، تلگو کے علاوہ افریقی، جاوی، تبّتی اور چینی زبانیں بھی شامل تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک ہمہ گیر زبان دان کی حیثیت سے صرف سرولیم جونز کو ان پر فوقیت دی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر روسٹ بہت سی کتابوں کے مصنف مؤلف اور مترجم تھے۔ لیکن ان کی زندگی کا سب سے بڑا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلسل چونتیس سال انڈیا آفس لائبریری میں محنت سے کام کیا۔ جس کے گہرے نقوش آج بھی لائبریری کے درودیوار پر نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر روسٹ کے عہد میں دو بڑی تبدیلیاں وقوع میں آئیں۔ ایک یہ کہ لائبریری کو کینن رو سے اٹھاکر وائٹ ہال کی موجودہ عمارت میں منتقل کیا گیا ہے۔ اور دوسری یہ کہ 1876ء میں ایک قانون وضع کیا گیا کہ آئندہ ہندوستان میں جو کتاب چھپے گی، اس کا ایک نسخہ انڈیا آفس لائبریری کو لازماً بھیجا جائے گا۔

اس قانون کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان میں بیسیوں زبانوں کی جو چھوٹی بڑی، اچھی بری اور معمولی وغیر معمولی کتابیں چھپتی تھیں ان کی ایک ایک جلد باقاعدہ یہاں پہنچنے لگی۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے انڈیا آفس لائبریری میں کتابوں کا ایک ایسا بوقلموں، رنگا رنگ اور نادر ذخیرہ جمع ہوگیا جس کی مثال شاید دنیا کا اور کوئی کتب خانہ پیش نہیں کرسکتا۔ یہ قانون 1947ء تک نافذ رہا۔

ابتداء میں انڈیا آفس لائبریری کے ساتھ میوزیم قائم کیا گیا تھا، اس کے لیے بدقسمتی سے کوئی مستقل عمارت مہیا نہ ہوسکی۔ وزیر ہند کی خواہش تھی کہ برطانوی حکومت اپنے خرچ سے ایسی عمارت بنوادے لیکن برطانوی حکومت نے انکار کردیا۔ چنانچہ میوزیم کی تمام چیزیں لندن کے متعدد عجائب گھروں میں تقسیم کردی گئیں۔ آج وہی نوادر ہمیں جیالوجیکل میوزیم نیچرل ہسٹری میوزیم، وکٹوریا البرٹ میوزیم، کیوگارڈن میوزیم وغیرہ میں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ڈاکٹر روسٹ کے بعد پروفیسر چارلس ٹانے کا تقرر بطور لائبریرین کے ہوا۔ پروفیسر ٹانے، کیمبرج کے تعلیم یافتہ اور سنسکرت کے عالم تھے، اس سے قبل پریذیڈنسی کالج کلکتہ کے پرنسپل اور احاطہ بنگال کے سررشتہ تعلیمات کے ڈائریکٹر بھی رہ چکے تھے۔ 1903ء میں پروفیسر لائبریری سے سبکدوش ہوگئے تو ان کی جگہ ڈاکٹر ایف۔ ڈبلیو۔ ٹامس کا تقرر ہوا اور ان کے ساتھ سرٹامس آرنلڈ اسسٹنٹ لائبریرین مقرر ہوئے۔ سرٹامس آرنلڈ وہی بزرگ ہیں جو لاہور کے گورنمنٹ کالج میں اقبال کے استاد تھے اور جن کی یاد میں اقبال نے اپنی مشہور نظم نالہ فراق لکھی تھی۔ آرنلڈ صرف چھ سال اسسٹنٹ لائبریرین رہے لیکن اس مدت میں انہوں نے لائبریری میں عربی اور فارسی کی جتنی کتابوں کا اضافہ کیا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

لائبریری میں کتابوں کی تعداد تین لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ لیکن نئی کتابوں کا اضافہ برابر جاری ہے۔ یورپین زبانوں کے تحت ستر ہزار کے قریب کتابیں موجود ہیں جن میں انگریزی، فرنچ، جرمن وغیرہ زبانوں کی مطبوعات شامل ہیں۔ قلمی مسودے علیحدہ ہیں جن کی صحیح تعداد کا تعین کرنا مشکل ہے۔ میرے اندازے کے مطابق ایک ہزار کے قریب بڑی بڑی جلدوں میں یہ مسودے بند ہیں ان کے علاوہ کئی ہزار مسودے غیر مجلد بھی ہیں۔

ایشیائی زبانوں کے تحت عربی، فارسی، سنسکرت، پالی، تبّتی، گجراتی، بنگلہ، ہندی، کشمیری، بلوچی، آسامی، مراٹھی، ملتانی، پنجابی، سندھی، اردو، پشتو، کناڑی، تامل، تلگو، ملائی، برمی، جاوی، ٹائی، سیامی، ترکی، سواحیلی وغیرہ کی کتابیں مطبوعہ مسودے موجود ہیں۔

ان مسودوں میں بعض سونے چاندی کے پتروں پر مرقوم ہیں بعض درختوں کی چھال اور پتوں پر۔ بعض ہاتھی دانت اور لکڑی کے ٹکڑوں پر اور بعض جانوروں کی کھال پر لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً 1691ء میں کالی کٹ کے راجہ زمورن اور ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ ملیالم زبان میں سونے کے ایک پترے پر درج ہے جس کا وزن تقریباً چودہ اونس ہے۔

اردو کی مطبوعہ کتابوں کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہے اور قلمی مسودے 270 ہیں۔ جو دینیات، تاریخ، سوانح، تذکرے، قصص وحکایات، شعروسخن، اخلاقیات، لغت، علم الادویہ، موسیقی وغیرہ متعدد موضوعوں پر مشتمل ہیں۔ تذکروں میں قائم چاندپوری کا مخزن نکات، میر قدرت اللہ خاں قاسم کا مجموعہ نغز، مرزا لطف علی کا گلشن بند، غلام قطب الدین باطن کا گلشن بے خزاں، خوب چندذکا کا عیار الشعراء موجود ہیں۔

دوادین میں بعض نادر چیزیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً سید عبدالوالی عزلت سورتی کا دیوان جو 1759ء کے لگ بھگ لکھا گیا تھا، نواب آصف الدولہ والی اودھ کا دیوان، کلیات زٹلی کے چار نسخے، حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں حاکم بریلی کے فرزند اکبر نواب محبت خاں کا دیوان، میر قدرت اللہ خاں قاسم دہلوی کے صاحبزادے میر عزت اللہ خاں عشق کا دیوان۔ حیدرآباد کی مشہور مغنیہ ماہ لقا بیگم چندا کا دیوان، علاؤ الدولہ، یمن الملک، سید محی الدین فقیر دہلوی، خلف نواب اعظم الدولہ کا دیوان، مرزا محمود بیگ شور، شاگرد انشاء کا دیوان۔

کتابوں کے علاوہ انڈیا آفس لائبریری میں تصویروں کا بھی ایک لاجواب ذخیرہ موجود ہے۔ جس میں فوٹوگرافی اور مصوری کے نمونے شامل ہیں۔ بیشتر تصویریں دور مغلیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد ساڑھے تین ہزار کے قریب ہے۔ ان میں داراشکوہ کا مشہور البم بھی ہے جو اس نے اپنی محبوب بیوی نادرہ بیگم کے لیے تیار کرایا تھا اور جس میں ایک سو چالیس تصویریں ہیں۔

فوٹوگرافی کے ذخیرے میں کم وبیش پچیس ہزار کے قریب تصویریں ہیں۔ جن میں ہندوستان کے باشندوں سے لے کر معدنیات ونباتات تک ہر چیز کی عکاسی کی گئی ہے۔ خطاطی وخوش نویسی کے بھی بعض بے مثال قطعے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی قدیم پارچہ بافی کے نمونے بھی ہیں۔ مثلاً ڈھاکے کی ململ، بنارس کی زری، کشمیر کا شال، دلی کا گوٹا، لاہور کی سوسی، مرزاپور کے قالین امرتسر کے دھسے،

اگست 1947ء میں چونکہ برعظیم ہند سے برطانوی قبضہ اٹھ گیا تھا اور بھارت اور دو آزاد ملک معرض وجود میں آئے تھے، اس لیے وزیر ہند کا پرانا دفتر یعنی انڈیا آفس ٹوٹ گیا۔ لیکن لائبریری کا نام بدستور انڈیا آفس لائبریری رہا۔ اس کا موجودہ انتظام دفتر کامن ویلتھ کے سپرد ہے۔

لائبریری کی عمارت کامن ویلتھ آفس کی تیسری منزل پر ہے۔ جس کے عین وسط میں ریڈنگ روم ہے۔ جہاں روزانہ صبح 9:30 سے شام 5:30 بجے تک علم و ادب کے شائقین لکھنے پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 17,10 جولائی 2004ء)

ربوہ میں ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت امام جماعت رابع فرماتے ہیں۔

ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کرکے کسی حد تک اس کمی کو پورا کرسکے گا۔

(الفضل 19 مارچ 1996ء)

ظہور احمد

صحت کے لئے مناسب ترجیحات قائم کرنے کی ضرورت

دل کی بیماریاں دنیا بھر میں ایک مسئلہ بنی ہوئی ہیں اور زیادہ تر ترقی پذیر ممالک ان کا نشانہ بن رہے ہیں۔دنیا میں واقع ہونیوالی اموات کا تقریباً چوتھائی حصہ انہی کی بدولت ہوتا ہے۔اس بات کو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنی اس رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ دل کی بیماریاں ترقی پذیر ممالک میں بھی روز بروز بڑھ رہی ہیں۔اور اسوقت سے اب تک یہ صورتحال دن بدن گھمبیر ہوتی جارہی ہے۔پاکستان میں بھی پچھلے تین دہاکوں سے یہ بیماری مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کا پھیلاؤ حیران کن حد تک زیادہ ہے۔پاکستان بننے کے پہلے سالوں میں دل کی بیماریاں اور ہائی بلڈ پریشر کے صرف چند ایک کیس ہی رجسٹر کئے گئے۔لیکن 1960ء میں ان کیسوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی اور 1970ء کے دہاکے میں یہ تعداد ہزاروں میں تبدیل ہوگئی۔جبکہ اسوقت دل کے مریضوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ ہائی بلڈ پریشر سے آبادی کا دس فیصد حصہ حیران و پریشان ہے۔

باوجود بے شمار تحقیقی کوششوں کے دل کی بیماریوں کے اور ہائی بلڈ پریشر کی معینہ وجوہات معلوم نہیں کی جاسکیں۔جس طرح بلڈ پریشر کے نوے فیصد مریضوں میں اسکی صحیح وجوہات معلوم نہیں کی جاسکتیں اسی طرح دل کی بیماریوں کے سلسلے میں بھی ان کی ذمہ دار کوئی ایک وجہ نہیں ہوتی۔بلکہ اسکے پھیلاؤ کے لئے بہت سارے عناصر کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔دراصل ان مرضوں کو ہمارے لائف سٹائل کا ایک حصہ سمجھا جانا چاہئے یہ تمام عناصر جو دل کی بیماریوں کے ذمہ دار بنتے ہیں ان کو طبی اصطلاح میں (Risk Factor) رسک فیکٹر کہا جاتا ہے۔رسک فیکٹرز میں عام طور پر ہائی بلڈ پریشر کی موجودگی۔سگریٹ نوشی کی عادت۔ذیابیطس۔جسمانی سستی اور کاہلی۔موٹاپا۔آج کی دنیا اور سوسائٹی میں پائے جانیوالے کھچاؤ اور بے چینی اور گھبراہٹ کی کیفیت کی فراوانی۔اور کبھی کبھی شدید قسم کی انفیکشن شمار کئے جاتے ہیں۔اگرچہ ان کے علاوہ بھی بعض رسک فیکٹرز ہیں جو اس مرض کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

لائف سٹائل کا مطلب وہ زندگی ہے جو ہم موجودہ طرز زندگی کی وجہ سے گزارنے پر مجبور ہیں۔تیزی سے بڑھنے والی صنعت کاری۔شہروں میں تیز رفتار زندگی۔بے شمار لوگوں کا شہروں کی طرف جانے کا رجحان زندگی کے تمام شعبوں میں تیزی اور شدید قسم کے دباؤ اور مقابلہ کی موجودگی وغیرہ یہ سب بھی رسک فیکٹرز میں آتے ہیں۔

لیکن ان رسک فیکٹرز میں بیشتر ایسے ہیں جن کو تبدیل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جاسکتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک میں اس سلسلہ میں کافی کوشش کی گئی ہے اور نتیجتاً ان ملکوں میں یہ مرض تقریباً 50 فیصد تک کم ہوگیا۔اور اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دل کے امراض اگر کلی طور پر نہیں تو بڑی حد تک قابل انسداد ہیں

پاکستان کی مسئلہ یہ ہے کہ ہم مغرب کی اندھی تقلید میں ایسی زندگی کو اپنا رہے ہیں جو کہ اس مرض کو پھیلانے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔سگریٹ نوشی کی وبا اسکی واضح مثال ہے۔اس کے علاوہ ہماری خوراک کی عادتیں بھی تبدیل ہو چکی ہیں۔لوگ جسمانی کام کرانے سے جی چراتے ہیں حالانکہ صحت کو قائم رکھنے کے لئے یہ بنیادی عنصر ہے۔

معاشرے میں دولت حاصل کرنے کی دوڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔زندگی میں امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کے حصول کے لئے ایک شدید قسم کا مقابلہ اور جدوجہد لازمی ہوگئے ہیں۔جن کا تعلق بیماریوں سے بالواسطہ ہے۔میانہ روی۔قناعت۔اطمینان کو تمام لوگ بھول چکے ہیں جن پر عمل کرنے سے دل کی بیماریوں کا خطرہ کم ہوسکتا ہے۔

حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ پہلے دل کی بیماریوں کو امیروں کی بیماری سمجھا جاتا تھا۔لیکن اب غریب لوگ بھی اس کا عام شکار ہو رہے ہیں اور اس میں شہری اور دیہاتی آبادی کی کوئی تخصیص نہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حفظ ماتقدم ہمیشہ بیماری کے علاج سے بہتر اور سستا ہوتا ہے۔اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام توجہ اور رقوم صرف علاج پر صرف کرنے کی بجائے حفظ ماتقدم کو بھی اسکا مقام ضرور ملنا چاہئے۔

بہر حال یہ خوشی کی بات ہے کہ اب اس طرف توجہ پیدا ہورہی ہے اور پاکستان ان 38 ممالک میں شامل ہوگا جو دل کی بیماریوں کے سلسلے میں ایک عالمی سٹڈی کا آغاز کررہے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ مختلف رسک فیکٹرز کی اس سلسلہ میں کتنی اہمیت ہے۔تاکہ اسی نسبت سے ان کی روک تھام کے لئے کام شروع کیا جاسکے۔

دل کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پاکستان میں کسی حفظ ماتقدم پروگرام کا فقدان ہے جو کہ لاکھوں لوگوں کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہیں۔جبکہ پاکستان میں ایڈز کی بیماری کے سلسلے میں کافی کوشش کی جارہی ہے حالانکہ دل کی بیماریوں کے مقابلے میں ایڈز کی بیماری کی وجہ سے فی الحال صرف چند ہزار لوگوں کی زندگیاں متاثر ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ حکومت اپنی ترجیحات دوبارہ مقرر کرے اور دل کی بیماریوں کے لئے ایک نیشنل پروگرام حفظ ماتقدم کے سلسلے میں وضع کیا جائے اور حکومت کو جلد از جلد سگریٹ نوشی اور ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کرنی چاہئے۔

اسکے علاوہ طبی۔تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے سلیبس میں دل کی بیماریوں کے لئے طبی حفظ ماتقدم کا مضمون شامل کیا جانا چاہئے تاکہ ڈاکٹر۔نرسیں اور پیرامیڈیکل سٹاف دل کی بیماریوں کے لئے حفظ ماتقدم کی اہمیت کو جان سکیں اور مریضوں اور دوسرے لوگوں کی اس سلسلہ میں مدد کرسکیں۔تمام طبی اداروں میں دل کی بیماریوں کے بارے میں حفظ ماتقدم کے ماہرین (Specialists) کو متعین کیا جائے تاکہ اس شعبہ کو قرار واقعی اہمیت حاصل ہوسکے۔

امید کی جانی چاہئے کہ حکومت اس معاملے میں جلد از جلد کچھ نہ کچھ کرے گی تاکہ صورتحال کو مزید خراب ہونے سے بچایا جاسکے اور پاکستان میں بھی بعض دوسرے ممالک کی طرح دل کی بیماریوں میں کمی ہو جس سے انفرادی اور حکومتی سطح پر صورتحال بہتر ہوسکے۔

تبصرہ کتب

فریادِ درد

شاعرہ: ارشاد عرشی ملک صاحبہ
طبع اوّل: مئی 2005ء
ناشر: لجنہ اماء اللہ اسلام آباد
صفحات: 173

"تیرے در کے فقیر ہیں مولا" اور "پل صراط پر ایک قدم" کے بعد ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا تیسرا مجموعہ کلام فریادِ درد بھی زیور اشاعت سے مزین ہوگیا ہے۔اس مجموعہ کلام کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ ان کی نظموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ' اس سے مانگنے کی لگن' اس سے عشق و محبت کے جذبات اور خاص طور پر اخلاق کو اجاگر کرنے والے جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔اور یہ کلام ان تمام سچائیوں سے نکھرا ہوا ہے۔زیر تبصرہ مجموعہ کلام کی نظموں میں سادگی، روانی، فصاحت و بلاغت اور تنوع جیسے مضامین نے شیرینی اور اثر پیدا کر دیا ہے۔شعری پختگی کے ساتھ ساتھ سلاست کی وجہ سے ایسا شخص بھی اس کتاب سے استفادہ کرسکتا ہے جس کا شعری دنیا سے کوئی تعلق نہیں نظموں کے موضوعات میں تنوع کی جو بات کی گئی ہے وہ ان کی نظموں کے درج ذیل عنوانات سے ظاہر ہے۔اداسی، پتھر، سہیلی، سب ہار دیا، اب آ بھی جا، چپ رہو، سوا نیزے پہ سورج، آج کی تعلیم یافتہ بچی کے نام، دیوار اور کیل، ٹوٹا ہوا مضراب، دل کے گوشے، لب پہ یا خدا آیا، ہم اک ٹوٹا کھلونا بیچنے بے کار میں آئے، ایک احمدی ماں کی لوری، ہم کون ہیں؟ اور آخری خط ہے خدائے پاک کا بندوں کے نام وغیرہ۔

محترمہ عرشی ملک صاحبہ کے کلام کو جب امامت کے دربار میں رسائی ہوئی اور وہاں سے داد بھی وصول کی اور ڈھیروں دعائیں لینے کا سبب بنیں تو پھر اس دنیا میں اس سے بڑا انعام اور فخر کوئی نہیں اور نہ ہی کسی کو امام جماعت کے تبصرے، داد اور حوصلہ افزائی کے بعد کسی اور داد کی ضرورت رہتی ہے۔بالخصوص ان جیسی خاتون کو جو گمنامی کی زندگی بسر کرنا پسند کرتی ہیں لیکن اب بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اس قدر پذیرائی مل چکی ہے کہ دنیا بھر سے شائع ہونے والے اپنے اخبارات و رسائل اور جرائد میں آپ کی کوئی نہ کوئی نظم یا اس کا کوئی حصہ شائع ہوا ہوتا ہے۔یہ اس لئے ہے کہ آپ کا کلام بہت عمدہ اور پاکیزہ جذبات پر مشتمل دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا کلام ہے۔

مجموعہ کلام کے آغاز میں حضرت امام جماعت رابع' حضرت امام جماعت خامس کے خطوط اور احباب جماعت کی آراء اور تبصرے شامل کئے گئے ہیں۔ان کے زیر تبصرہ مجموعہ کلام میں سے قارئین کی دلچسپی کیلئے چیدہ چیدہ اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔

ہم نے دنیا میں رہ کے دیکھا ہے گھر گئے تھے عجب جھمیلے میں
ہر طرف بھیڑ چال جاری تھی بہہ رہے تھے سب ایک ریلے میں
تیری دنیا نرا بکھیڑا ہے' چین و آرام ہے اکیلے میں
اپنے حجرے میں مطمئن ہوں میں خوب رونق ہے دل کے میلے میں

اتنے اداس نہ سہی' تاہم اداس تھے
خوشیاں تھیں آس پاس مگر ہم اداس تھے
تم سے ملے تو اور غمِ دل سوا ہوا
پہلے بھی تھے اداس مگر کم اداس تھے

رب کی یاد بجھی جب من میں ہر سُو چانن پھیل گیا
یاد نہیں کب رات ہوئی میں دیا جلانا بھول گئی

یہ درد جو دل کو چیر گیا' تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں
میں عبد ترا' تو میرا خدا، تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

فنا ہو جائے جو دل عشق میں بس دل اسے سمجھو
وگرنہ اینٹ ہے، پتھر ہے، مشتِ گل اسے سمجھو
خدا کا ذکر جس کے دل کی دھڑکن تیز نہ کر دے
اسے انسان نہ سمجھو برف کی اک سِل اسے سمجھو

اللہ تعالیٰ شاعرہ موصوفہ کے قلم اور انداز سخن میں برکتیں ڈالتا چلا جائے۔آمین (ایف شمس)

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 50137 میں نجیب احمد

ولد مرزا عبدالقیوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ سوزوکی کار مالیتی -/80000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/17446 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نجیب احمد گواہ شد نمبر 1 محمد اشفاق بٹ ولد محمد حسین بٹ گواہ شد نمبر 2 خواجہ ظہور احمد ولد محمد منظور صادق راولپنڈی

مسل نمبر 50138 میں ناصرالدین منصور احمد

ولد بریگیڈئیر (ر) بشیرالدین احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریس کورس روڈ راولپنڈی قائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصرالدین منصور احمد گواہ شد نمبر 1 محبوب احمد خاں ولد ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی مرحوم گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد قریشی ولد بابو نذیر احمد مرحوم

مسل نمبر 50139 میں حافظ مدثر وسیم

ولد رمنور احمد وسیم کھوکھر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ مدثر وسیم گواہ شد نمبر 1 منور احمد وسیم کھوکھر والد موصی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد قریشی ولد بابو نذیر احمد مرحوم

مسل نمبر 50140 میں ملک مبارک احمد وقار

ولد شمیم احمد ملک قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک مبارک احمد وقار گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد ملک ولد شمیم احمد ملک گواہ شد نمبر 2 جنید احمد صباح ولد خواجہ محمد یوسف راولپنڈی

مسل نمبر 50141 میں تنویر احمد ملک

ولد شمیم احمد ملک قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد تنویر احمد گواہ شد نمبر 1 ملک مبارک احمد وقار ولد شمیم احمد ملک گواہ شد نمبر 2 جنید احمد صباح ولد خواجہ محمد یوسف

مسل نمبر 50142 میں الاکرام آصف

ولد شفیق احمد خان قوم یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد الاکرام آصف گواہ شد نمبر 1 محبوب عالم قریشی ولد شریف احمد قریشی گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد جان ولد شیخ شان محمد

مسل نمبر 50143 میں امۃ الشکور

زوجہ مولود احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز آباد کالونی پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر -/30000 روپے بصورت زیور 3 تولہ وصول شدہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشکور گواہ شد نمبر 1 وقار احمد پشاور گواہ شد نمبر 2 مولود احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 50144 میں خورشید احمد

ولد محمد ایوب قوم منگرال راجپوت پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد آزاد کشمیر ضلع کوٹلی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خورشید احمد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد محمد سعید خلیل آباد گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد قمر ولد سید محمد

مسل نمبر 50145 میں حاتم احمد یحیٰ

ولد محمد ممتاز قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حاتم احمد یحیٰ گواہ شد نمبر 1 راحیل احمد یحیٰ ولد محمد ممتاز گواہ شد نمبر 2 محمد ممتاز والد موصی

مسل نمبر 50146 میں محمد ممتاز

ولد حسن دین قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/17000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد ممتاز گواہ شد نمبر 1 محمد ایوب ولد بیرو خان گواہ شد نمبر 2 قدیر احمد ولد محمد ایوب خلیل آباد اگہار کالونی

مسل نمبر 50147 میں عطاء المجید

ولد محمد ایوب قوم راجپوت سنگرال پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء المجید گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ کوٹلی گواہ شد نمبر 2 محمد ایوب ولد بیرو خاں

مسل نمبر 50148 میں مبشر احمد ظفر

ولد محمد حسین خادم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تجارت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 محمد حسین خادم والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد ممتاز ولد حسن دین خلیل آباد

مسل نمبر 50149 میں نصیر احمد

ولد محمد سعید قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بگڑمحل بڑالی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد گواہ شد نمبر 1 شبیر احمد ولد محمد سعید گواہ شد نمبر 2 راحیل یحییٰ ولد محمد ممتاز

مسل نمبر 50150 میں قدیر احمد

ولد محمد ایوب قوم منگرال راجپوت پیشہ......عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ..........میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ...... روپے ماہوار بصورت ....مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد قدیر احمد گواہ شد نمبر 1 خورشید احمد ولد محمد ایوب گواہ شد نمبر 2 عطاء المجید ولد محمد ایوب

مسل نمبر 50151 میں حفیظہ خاتون

بنت سید محمد قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد اگہار کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 5 تولے 8 ماشہ مالیتی -/52000روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9300 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حفیظہ خاتون گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد قمر ولد سید محمد گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید مبشر ولد سید محمد

مسل نمبر 50152 میں محمود احمد

ولد نذیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-6-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمود احمد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد شیخ ولد عبدالرحیم گواہ شد نمبر 2 عبدالاکبر طاہر ولد عبدالمنان

مسل نمبر 50153 میں نصیر احمد شیخ

ولد عبدالرحیم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت 1965ء ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع مظفر آباد اندازاً مالیتی -/1000000 روپے 1/2 حصہ (مکان سرکاری زمین پر ہے یہ صرف ملبہ وغیرہ کی قیمت ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/22000روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد شیخ گواہ شد نمبر 1 انصر محمود عابد مربی سلسلہ مظفر آباد گواہ شد نمبر 2 اسماعیل مبارک احمد مظفر آباد

مسل نمبر 50154 میں عبدالاکبر

ولد عبدالمنان طاہر قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ ایک کنال واقع مظفر آباد اندازاً مالیتی -/1200000 روپے۔(جس میں والدہ۔ 3 بھائی اور 3 بہنیں شرعی حصہ دار ہیں۔ 2۔سوزوکی مہران کار مالیتی-/350000 روپے ۔ (مبلغ ایک لاکھ روپے اقساط کی ادائیگی بقایاہ ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/11000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالاکبر طاہر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد شیخ ولد شیخ عبدالرحیم مظفر آباد گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد نذیر احمد

مسل نمبر 50155 میں مبشرہ بیگم

زوجہ عبدالمنان طاہر قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ ایک کنال اپر بیلٹ مظفر آباد مالیتی اندازاً -/1200000روپے جس میں 3 بیٹے 3 بیٹیاں شرعی حصہ دار ہیں۔ 2۔حق مہر وصول شدہ -/400روپے۔3۔زیور 8 ماشہ اندازاً۔اس وقت مجھے مبلغ -/11000 روپے ماہوار بصورت پنشن + کرایہ مکان مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مبشرہ بیگم گواہ شد نمبر 1 عبدالاکبر طاہر ولد عبدالمنان طاہر گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد شاہد مظفر آباد

مسل نمبر 50156 میں چوہدری عبدالعزیز

ولد چوہدری منگا خاں قوم گجر پیشہ تجارت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی زمین 2 کنال مالیتی-/50000روپے۔ 2۔مکان اندازاً مالیتی -/150000 روپے ۔3۔ جیپ اندازاً مالیتی -/350000روپے۔ 4۔ دکان اندازاً مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تجارت + آمد گاڑی مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبد چوہدری عبدالعزیز گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ کوٹلی وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 بلال احمد منظور ولد منظور احمد

مسل نمبر 50157 میں صدیقہ بیگم

زوجہ چوہدری عبدالعزیز قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

6-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ بصورت زیور -/7000 روپے۔ 2۔ 2 کنال زرعی اراضی مالیتی اندازاً -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صدیقہ بیگم گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد ولد وزیر محمد

مسل نمبر 50158 میں سعید احمد

ولد سرجن شاہ محمد جاوید قوم گجر چوہدری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ صادق آباد کوٹلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقدرقم -/3000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعد احمد گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 بلال احمد منظور ولد منظور حسین

مسل نمبر 50159 میں مدثر احمد

ولد سرجن شاہ محمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد -/18000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر احمد گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 بلال احمد منظور ولد منظور حسین

مسل نمبر 50160 میں محمد حلیم

ولد محمد سلیم قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرناڑی ضلع کوٹلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حلیم گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسماعیل ولد چوہدری نور محمد

مسل نمبر 50161 میں شمیم اختر

زوجہ پروفیسر محمود احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بصورت زیور وصول شدہ -/7000 روپے۔2۔ طلائی زیور تحفہ از خاوند 5 تولے مالیتی -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شمیم اختر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد ولد وزیر محمد

مسل نمبر 50162 میں محمد ظہیر الدین ٹھکر

ولد محمد فیروز الدین ٹھکر قوم ٹھکر راجپوت پیشہ...... عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ بلیاں کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ دو کنال مالیتی -/500000 روپے (مشترکہ 7 بہن بھائی) 2۔ دو کانات 28 (مشترکہ 7 بہن بھائی)۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے کرایہ ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ظہیر الدین ٹھکر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد ولد وزیر محمد

مسل نمبر 50163 میں محمود الحسن کھوکھر

ولد منشی علم الدین کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھنگروٹ کوٹلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔رہائشی مکان 15 مرلہ اندازاً مالیتی -/4000000 روپے۔ 2۔ دو عدد کمرشل پلاٹ برقبہ 10 مرلہ اندازاً مالیتی -/3500000 روپے۔ 3۔ ہول سیل کاروبار میں اندازاً سرمایہ سامان مالیتی -/1300000 روپے۔ 4۔سوزوکی کیری ڈبہ مالیتی -/350000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمود الحسن کھوکھر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 صوفی عبد اللطیف کوٹلی

مسل نمبر 50164 میں عشرت حبیب

زوجہ حبیب الرحمٰن قوم ٹھکر راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ 3 مرلہ زمین مالیتی -/90000 روپے۔ 2۔طلائی زیور 11 تولہ مالیتی -/105050 روپے۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند -/23000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7925 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عشرت حبیب گواہ شد نمبر 1 عبد العظیم احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 36294 گواہ شد نمبر 2 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380

مسل نمبر 50165 میں سارہ طوبیٰ

بنت محمد بشیر کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سارہ طوبیٰ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 عطاء الرزاق ولد محمد بشیر کھوکھر

مسل نمبر 50166 میں عبد الباری بھٹی

ولد بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ایک عدد مکان اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ اندازاً مالیتی -/120000 روپے۔3۔ایک عدد موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/50000 روپے۔4۔ بینک بیلنس -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالباری بھٹی گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 عطاء المصور بھٹی ولد عبدالباری بھٹی

مسل نمبر 50167 میں شاہ محمد جاوید

ولد چوہدری لال دین قوم گوجر پیشہ ملازمت (ڈاکٹر) عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ صادق آباد کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 4 مرلہ اندازاً مالیتی -/5000000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ ایک کنال اگہار کالونی مالیتی اندازاً مالیتی -/3000000 روپے۔ 3۔ پلاٹ گلشن کشمیر راولپنڈی برقبہ 10 مرلہ اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ 4۔ پلاٹ 7 مرلہ کلفٹن ٹاؤن سواں وہلی شیلٹر اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ 5۔ پجارو گاڑی اندازاً مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت ملازمت + پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہ محمد جاوید گواہ شد نمبر 1 شیخ مبارک احمد ولد شیخ نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد علی اکبر کوٹلی

مسل نمبر 50168 میں عرفان شبیر چوہدری

ولد محمد شبیر چوہدری قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان شبیر چوہدری گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 فرحان الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن کوٹلی

مسل نمبر 50169 میں اقبال بی بی

زوجہ عبدالمجید طیب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/3000 روپے۔ 2۔ مویشی مالیتی اندازاً -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ اقبال بی بی گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید طیب گواہ شد نمبر 2 بلال احمد منظور ولد منظور حسین

مسل نمبر 50170 میں شازیہ اختر

بنت عبدالمجید طیب قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ اختر گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید طیب والد موصی گواہ شد نمبر 2 بلال احمد منظور کوٹلی

مسل نمبر 50171 میں نیلم سلطانہ

زوجہ عبدالباسط ایڈووکیٹ قوم ٹھکر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 9 تولے 4 ماشہ اندازاً مالیتی -/89000 روپے۔ (اس میں حق مہر 30 ہزار روپے بصورت زیور شامل ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نیلم سلطانہ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 عبدالعظیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 36294

مسل نمبر 50172 میں ماہم نورین

بنت عبدالباسط ایڈووکیٹ قوم ٹھکر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بلیاہ کوٹلی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 2 تولے 8 ماشہ 4 رتی مالیتی اندازاً -/22400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ماہم نورین گواہ شد نمبر 1 عبدالعظیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 36294 گواہ شد نمبر 2 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380

مسل نمبر 50173 میں محمود احمد

ولد محمد شفیع قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 5 مرلہ پلاٹ واقع گلشن کشمیر راولپنڈی اندازاً مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 پروفیسر محمود احمد ولد علی اکبر

مسل نمبر 50174 میں مبشرہ شاہین

زوجہ محمود احمد قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولہ اندازاً مالیتی -/40000 روپے شامل حق مہر -/60000 بصورت زیور ادا شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6585 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ شاہین گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 پروفیسر محمود احمد کوٹلی

مسل نمبر 50175 میں الف دین

ولد منگا خان قوم گجر پیشہ تجارت عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرناڑی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 5 مرلہ اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ بارانی رقبہ 2 کنال اندازاً مالیتی -/25000 روپے۔ 3۔ ایک عدد دکان واقع گوئی اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد الف دین گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 پروفیسر محمود احمد کوٹلی

مسل نمبر 50176 میں رفیقہ عزیز

بنت عبدالعزیز گجر قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرناڑی آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس

وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رفیقہ عزیز گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 الف دین ولد منگا خاں

مسل نمبر 50177 میں محمد بشیر

ولد عبدالرحمٰن قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنیارہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 5 مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5465 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد بشیر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 بابو محمد کبیر ولد عبدالرحمٰن

مسل نمبر 50178 میں فرزانہ کوثر

زوجہ فرید احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنیارہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-6-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ (ابھی نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ہوئی) اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرزانہ کوثر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 محمد بشیر والد موصیہ

مسل نمبر 50179 میں بابو محمد کبیر

ولد عبدالرحمٰن قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوئی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بابو محمد کبیر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 محمد بشیر ولد عبدالرحمٰن

مسل نمبر 50180 میں پروین اختر

زوجہ محمد انور شاہد قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-6-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 4 تولے مالیتی -/40000 روپے حق مہر شامل زیور ہے۔ 2۔ نقدی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ پروین اختر گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد وصیت نمبر 27463 گواہ شد نمبر 2 محمد انور شاہد خاوند موصیہ

مسل نمبر 50181 میں صفیہ بیگم

زوجہ رفیق احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیور 4 تولے ایک ماشہ ایک رتی مالیتی -/40000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ 3۔ نقدی -/25856 روپے۔ 4۔ بکریاں 4 عدد مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صفیہ بیگم گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد وصیت نمبر 27463 گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر انجم ولد رفیق احمد

مسل نمبر 50182 میں صائمہ کنول

بنت محمد نثار قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ایک تولہ مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ کنول گواہ شد نمبر 1 مختار احمد ایڈووکیٹ میرا بھڑ کا گواہ شد نمبر 2 محمد نثار والد موصیہ

مسل نمبر 50183 میں امتہ الرشید

زوجہ عبدالمنان قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر میرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً مالیتی -/1600 روپے۔ 2۔ حق مہر -/4500 روپے بصورت زیور ادا شدہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12933 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرشید گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد وصیت نمبر 32213 گواہ شد نمبر 2 نظیر الاسلام ولد محمد حسین

مسل نمبر 50184 میں ریحانہ منیبہ

بنت عبدالمنان قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں مالیتی -/1800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ریحانہ منیبہ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد وصیت نمبر 32213 گواہ شد نمبر 2 نظیر الاسلام ولد محمد حسین میرا بھڑ کا

مسل نمبر 50185 میں عبدالمقیت

ولد محمد سرور قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انجام کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمقیت گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمٰن وصیت نمبر 28126 گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ولد چوہدری عنایت اللہ

مسل نمبر 50186 میں امتہ الشافی

زوجہ فرید احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/41000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشافی گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمٰن وصیت نمبر 28126 گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ولد چوہدری عنایت اللہ

ملکی اخبارات سے
خبریں

مسئلہ کشمیر طویل عرصے تک نظر انداز نہیں کیا جا سکتا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ایشیا میں پائیدار امن اور استحکام کیلئے کشمیر سمیت تمام تنازعات کو انصاف پر مبنی اصولوں کے تحت حل کرنا ہوگا اور اس سلسلے میں ایشیائی ممالک کے ارکان پارلیمنٹ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں دنیا میں باہمی ترقی اور تجارت کے فروغ کیلئے بنتے ہوئے بلاکس کے پیش نظر ایشیائی ممالک کو بھی غربت ، جہالت ، دہشت گردی اور سمگلنگ کے خاتمے کیلئے متحد ہونا ہوگا۔ انہوں نے آرمی ہاؤس راولپنڈی میں بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر طویل عرصے تک نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

یورینیم افزودہ کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا

ایران میں ایٹم بم گریڈ یورینیم کی موجودگی کے جو شواہد پائے گئے تھے وہ درست نہیں تھے وہ پاکستانی آلات سے ملے تھے جبکہ ایران کے ایٹم گریڈ یورینیم افزودہ کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا یہ بات امریکی حکومت کے ماہرین کے گروپ اور سائنسدانوں نے دو سال کی تحقیق کے بعد کہی ہے اس تحقیق میں انٹرنیشنل سائنسدان بھی شامل تھے۔

مقامی حکومتوں کے نظام سے جمہوری عمل بھی مضبوط ہوگا مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے وزیراعظم ہاؤس میں وزیراعظم شوکت عزیز سے ملاقات کی اور ان سے مقامی حکومتوں کے انتخابات ، ملکی مجموعی سیاسی صورتحال ، پارٹی اور رکنیت سازی مہم سے متعلق معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیراعظم نے انتخابات کے پرامن انعقاد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا بلدیاتی الیکشن سے نہ صرف مقامی حکومتوں کا نظام بلکہ جمہوری عمل بھی مضبوط ہوگا۔

پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جا رہی ہے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اراکین اسمبلی کی سیاسی ترقیاتی اور بلدیاتی امور میں مشاورت کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ علاقوں کو مربوط اور موثر منصوبہ بندی سے ترقی دی جا رہی ہے۔

عراق کے بعد مشرق وسطیٰ میں آزادی کی لہر؟ امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ پسپائی اور تنہائی پسندی کی پالیسی امریکہ کیلئے امن نہیں کہلا سکتی۔ اپنے شہریوں کی حفاظت کیلئے واحد طریقہ یہ ہے کہ دہشت گردوں پر ان کے گھر جا کر حملہ کیا جائے۔ آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کیلئے عراق کے بعد مشرق وسطیٰ میں آزادی کی لہر پیدا کریں گے۔

الیکشن کے دوران سڑکوں سے ٹرانسپورٹ غائب بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں بھی ایسا ہوا اب دوسرے مرحلہ میں بھی دو روز سے ویگنوں اور بسوں کی پکڑ دھکڑ کی وجہ سے ٹرانسپورٹروں نے اپنی گاڑیاں سڑکوں سے ہٹا لیں۔ مسافروں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ لاہور راولپنڈی اور دوسرے شہروں میں بھی مسافروں کو سڑک پر کھڑے انتظار کرنا پڑا اور پھر بھی ٹرانسپورٹ نہ آئی یہ سب اس لئے ہوا کہ الیکشن ڈیوٹیوں کیلئے افراد کو مقررہ جگہوں پر پہنچانے کیلئے ویگنوں اور بسوں کو پکڑا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستان کو ترقی دینے کیلئے تعلیم مفت کرنا ضروری ہے وزیراعلیٰ سرحد نے کہا ہے کہ پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لانے کیلئے مفت تعلیم ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحد میں خواندگی کا سو فیصد ٹارگٹ حاصل کرنے کیلئے وسائل کو آڑے نہیں آنے دینگے۔ آج کے چیلنجوں کا مقابلہ نئی نسل تب ہی کر سکتی ہے اگر طلباء اپنی ذہنی صلاحیتوں کو مثبت سرگرمیوں میں استعمال کرتے ہوئے خود کو جدید علوم کے زیور سے آراستہ ہوں۔

نویں اور دسویں کا بورڈ کا امتحان ایک ہوگا

وفاقی وزیر تعلیم لیفٹیننٹ جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی نے کہا ہے کہ قومی تعلیمی نصاب میں اپنی ضروریات کے مطابق تبدیلی کی جائے گی انہوں نے ملک بھر میں نویں جماعت کے بورڈ کا امتحان ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اب پہلے کی طرح نویں اور دسویں کا بورڈ کا امتحان ایک ہوگا اس طرح گیارہویں اور بارہویں کا امتحان بھی اکٹھا لیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک بھر میں انگریزی تعلیم لازمی اور کلاس اول سے دہم تک تعلیم مفت فراہم کی جائے گی۔

پاکستان اور سعودی عرب دفاعی تعاون بڑھانے پر متفق پاکستان اور سعودی عرب دفاعی شعبے میں تعاون بڑھانے اور دونوں ملکوں کی مسلح افواج خصوصاً بحری افواج کے درمیان تربیتی شعبے میں تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب میں نسیم البحر کے نام سے مشقوں کا سلسلہ جاری ہے۔

کشتی ڈوبنے سے 31۔افراد ہلاک کیوبا اور امریکی ریاست فلوریڈا کے درمیان کشتی ڈوبنے سے 31 کیوبن تارکین وطن ہلاک ہو گئے 3 مسافروں کو بچا لیا گیا ڈوب جانے والوں کی لاشوں کو تلاش کیا جا رہا ہے۔

4 منزلہ عمارت گرنے سے 22 افراد ہلاک بھارت کے شہر ممبئی میں چار منزلہ عمارت گرنے سے 22۔افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ حادثہ ممبئی کے ایک گنجان آباد علاقہ میں اس وقت ہوا جب بیشتر افراد سو رہے تھے اس وقت عمارت میں 150۔افراد موجود تھے 30 سے زائد افراد ملبے میں دبے ہوئے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس نے درج ذیل فیلڈز میں ایم ایس سی اور پی جی ڈی میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

Entrepreneurship` SME Management

داخلہ فارم 22۔اگست 2005ء سے 27۔اگست 2005ء تک دستیاب ہیں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27۔اگست 2005ء ہے جبکہ ٹیسٹ 29۔اگست 2005ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 20۔اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔اگست 2005ء	
طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:43

فاران ریسٹورنٹ
لذیذ کھانوں کا مرکز
(1) چکن (2) چکن کڑاہی (3) تکہ کباب (4) شامی کباب (5) کٹلس (6) مچھلی فرائی
(7) مٹن کڑاہی، سپیشل سلاد، FFC برگر (8) آئس کریم وغیرہ
پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے
ربوہ میں پہلی دفعہ خوبصورت لان میں اپنے فنکشن کریں
خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود ہے
فون نمبر: 213653
پر آرڈر بک کروائیں
مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093

سپر تسکی
بے ضرر قبض کشاء گولیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
04524-212434Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شمر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

C.P.L 29-FD